رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

# الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | ق ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۱

## احراری ڈکٹیٹر چودھری افضل حق کو ناکامی پر ناکامی

یوں تو احرار کا ہر چھوٹا بڑا کبر و غرور کا پتلا۔ رعونت و استکبار کا مجسمہ۔ اور جرءہ بڑھکر باتیں کرنے کا خوگر ہے۔ لیکن ان کے سرکردہ لیڈر۔ اور ان میں سے بھی چودھری افضل حق صاحب سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف انہوں نے جن دنوں بڑے زور شور سے فتنہ و شرارت شروع کر رکھی تھی۔ اس وقت وہ یوں سمجھتے تھے۔ کہ مسلمانوں کے متعلق تمام سیاہ و سفید کے اختیارات ان کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جو چاہیں۔ ان سے منوائیں۔ اور جس راہ پر چاہیں انہیں چلائیں۔ اسی بنا پر وہ جماعت احمدیہ کے خلاف بڑی بڑی ڈینگیں مارا کرتے تھے۔ لیکن بڑے بول کا سر نیچا کی حقیقت جس وضاحت کے ساتھ ان کے متعلق پوری ہوئی۔ شائد ہی کسی اور کے متعلق ظاہر ہوئی ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے نہ صرف جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ان کو ان کے امیر شریعت کو۔ ان کے صدر کو۔ اور ان کے جنرل سکرٹری۔ اور تمام احرار کو عبرتناک نامرادی و ناکامی دی۔ بلکہ عام مسلمانوں میں بھی ذلیل و رسوا کر کے ان کی نمائندگی کے متعلق احرار کے تمام دعوے خاک میں مل گئے۔

مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں ہی احرار کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ وہ کوئی کم نہ تھا۔ اور اگر ان لوگوں میں غیرت و حمیت کا کوئی ذرہ باقی ہوتا۔ تو کسی کو منہ نہ دکھاتے۔ لیکن انہوں نے یہ خیال کر کے کہ پبلک کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے موقعہ پر کئی حلقوں سے اپنے نمائندے کھڑے کر دیئے۔ مگر اور تو اور ڈکٹیٹر احرار چودھری افضل حق کو اپنے وطن میں اپنی قوم کے حلقے میں اور اپنے سب سے زیادہ قابل اعتماد لوگوں میں ایک نوجوان کے مقابلہ میں جو پہلی دفعہ پبلک میں آیا تھا۔ شکست فاش کھانی پڑی۔

چونکہ یہ شکست ان کے لئے بالکل غیر معمولی اور غیر متوقع تھی۔ اس لئے انہوں نے انتخابی عذر داری پیش کر دی۔ اور اپنے کامیاب حریف رانا نصر اللہ خان صاحب کے خلاف کئی ایک غلط الزامات لگا کر ان کو اپنی ناکامی کا موجب قرار دیا۔ اور اس طرح اپنی کامیابی کی راہ نکالنی چاہی۔ لیکن جب ٹریبونل نے تحقیقات کی۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہونچا۔ کہ درخواست کنندہ اپنے الزامات ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ اور نہ صرف درخواست مسترد کر دی گئی۔ بلکہ چودھری افضل حق پر پانچسو روپیہ حرجانہ بھی ڈالدیا گیا۔ مگر ایسی کھلی ناکامی بھی ان کے لئے چکنے گھڑے پر بوند ثابت ہوئی۔ اور وہ اس بات کا انتظار کرنے لگے۔ کہ کہیں اور موقعہ ملے۔ تو قسمت آزمائی کریں۔ چنانچہ امرتسر کے شہری مسلم حلقہ کے ضمنی انتخاب کا موقعہ پیدا ہونے پر باوجود اس کے کہ احرار کانگرس کے حامی اور مددگار کہلاتے ہیں۔ یو۔ پی کے بعض ضمنی انتخابات میں کانگرسی امیدواروں کی حمایت میں مارے مارے پھرتے رہے ہیں۔ چودھری افضل حق کے منہ میں پھر پانی بھر آیا۔ اور احرار نے کانگرس سے کھلم کھلا غداری کرتے ہوئے کانگرسی امیدوار ڈاکٹر کچلو کے مقابلہ میں ان کو کھڑا کر دیا۔ اور انتخاب کے ایام میں نہ صرف "زعماء احرار" شیخ حسام الدین، مولوی فیض الحسن آلو مہاری، ماسٹر تاج الدین، مولوی محمد علی جالندھری، میر محمد عبداللہ، مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی وغیرہ امرتسر پہنچ گئے۔ بلکہ تقریباً ایک ہزار والنٹیر ز سیالکوٹ۔ لاہور۔ بٹالہ۔ گوجرانوالہ۔ سرحد اور یوپی کے مختلف شہروں سے اکٹھے کر لئے گئے۔ اور سارے شہر میں شور برپا کر دیا گیا۔ ایک موقعہ پر لٹھ بازی بھی کی گئی۔ لیکن وائے حسرت و ناکامی۔ کہ چودھری افضل حق کو اب بھی شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور ان کے مقابلہ میں شیخ محمد صادق صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ساڑھے چھ سو ووٹ کی زیادتی سے کامیاب ہو گئے۔

جس طرح ہوشیار پور کے علاقہ میں چودھری افضل حق کی شکست اس لحاظ سے اہمیت رکھتی تھی کہ وہ ان کا وطن تھا۔ اور اس حلقہ میں ان کی برادری کی آبادی تھی۔ اسی طرح امرتسر کی شکست بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ امرتسر کو چودھری صاحب اپنا دوسرا وطن سمجھتے ہیں۔ اور امیر شریعت احرار اسی جگہ سکونت رکھتے تھے۔ مگر کوئی بھی وسیلہ ان کے کام نہ آیا اور مسلم پبلک نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ اسے بڑے بڑے احراری لیڈر پر بھی قطعاً اعتماد نہیں ہے۔ اور ایک چھوٹے سے حلقہ کی نمائندگی اس کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ دراصل یہ چودھری افضل حق کی شکست نہیں بلکہ مجلس احرار کی شکست ہے اور اس بات کا تازہ ثبوت کہ مجلس احرار خواہ زبانی طور پر اب بھی کتنے بڑے دعوے کرے۔ مگر مسلمانوں پر اس کی حقیقت کھل چکی ہے۔ چنانچہ ۲۴ مئی کو مسلمانان لاہور نے جو پبلک جلسہ مسلمانان مرتسر

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرو

۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آجکل ایسا ہوتا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں۔ خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کو بہت رد کرتا ہوں۔ تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس پر فرمایا یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے۔ کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے۔ جو بدی کرتا ہے۔ پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے۔ اور شرمندہ ہوتا ہے۔ اور توبہ کرتا رہتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے۔ اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے۔ اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ تھک نہ جائے۔ سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ اسلام میں انسان کو بہادر بننا چاہیئے۔ برسوں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بھاگ جاتا ہے۔" (بدر ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوانحعمری

کے متعلق

## ایک ضروری اعلان

وہ اصحاب جنہوں نے نظارت ہذا کی تحریک پر اس امر کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری تحریر کریں گے۔ ان کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۱۵-۵-۳۵ء میں ایک مفصل اعلان شائع کیا جا چکا ہے۔ اسی کے ضمن میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ سوانح نگار احباب اس امر کو ضروری طور پر ملحوظ رکھیں۔ کہ وہ اپنا اپنا مسودہ ستمبر ۱۹۳۵ء کے آخر تک نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔ تاکہ مناسب مسودہ کے انتخاب اور اس کی نظر ثانی اور کتابت اور طباعت وغیرہ کا کام خاطر خواہ طور پر ہو سکے۔ اور قلت وقت کی وجہ سے کوئی رکاوٹ یا نقص نہ پیدا ہو۔ ناظر تالیف و تصنیف

**درخواست ہائے دعا**

بشارت احمد صاحب امرتسر امتحان میں کامیابی کے لئے عبد الجلیل صاحب شبوہ ضلع پشاور اور ان کے لڑکے کی صحت کے لئے میاں محمد لطیف صاحب فیض اللہ چک کے لڑکے کی صحت کے لئے

## فتاویٰ کے متعلق ضروری اعلان

بعض احباب نظارت تعلیم و تربیت میں فتوے دریافت کرنے کے واسطے خطوط ارسال فرما دیتے ہیں۔ اس تعلق میں یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ فتوے دینا ہمارے دفتر کا کام نہیں۔ بلکہ اس کے لئے الگ محکمہ افتاء مقرر ہے۔ جو فتاوے جاری کرتا ہے۔ اور وہیں سے حسب ضرورت فتوے حاصل کر کے نظارت ہذا احباب کو بھیجتی ہے۔ چونکہ فتوے بھی ایک گونہ تربیت کا حصہ ہے۔ اس لئے اس میں حرج نہیں۔ کہ بعض صورتوں میں نظارت ہذا کے ذریعہ سے فتوے حاصل کیا جائے۔ لیکن احباب اس سے مطلع رہیں۔ کہ اس کام میں اصل ذمہ وار محکمہ افتاء ہے۔ نہ کہ محکمہ تعلیم و تربیت۔ ناظر تعلیم و تربیت

## چندہ نشر و اشاعت کے متعلق ضروری اعلان

اکثر جماعتوں کے ذمہ چندہ نشر و اشاعت و تبلیغی مراکز ابھی ادا کرنا باقی ہے۔ احباب اور عہدہ داران اس طرف جلد تر متوجہ ہوں۔ اور جلد بقائے ادا کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ خصوصاً زمیندار دوستوں کے لئے چونکہ اب فصل کا موقعہ ہے۔ وہ اس چندہ کے ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ جو کہ اہم تبلیغی ضروریات پر صرف ہوتا ہے۔ اس صیغہ کی طرف سے اکثر جماعتوں کو اور بعض خاص افراد کو رسید بکیں اور اجازت نامے بھیجے گئے تھے۔ چونکہ سابقہ مالی سال ختم ہو گیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جمع شدہ چندہ فوراً بھجوا دیں۔ اور رسید بکوں کے ششی بھی بھجوا دیں۔ اور نئے سال کے لئے اجازت نامے طلب فرمائیں۔ بعض دوستوں نے خود بخود اپنا حساب اور چندہ بھجوا دیا ہے۔ اور نئے سال کے لئے اجازت حاصل کی ہے۔ دوسرے دوستوں کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد دفتر ہذا کو اپنی کارروائی سے مطلع فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## نامہ لنڈن

مولوی جلال الدین صاحب شمس تحریر کرتے ہیں کہ مئی کے پہلے ہفتہ میں ایک میٹنگ کی گئی۔ جس میں مختلف احباب کی ڈیوٹیاں مقرر کی گئیں۔ چند نصائح اور اخبار الفضل کے پرچوں سے بعض ضروری مضامین سنانے کے بعد اجلاس برخاست کیا گیا۔ شیخ احمد اللہ صاحب کی معیت میں پچاس ٹریکٹ بعض دوکانداروں اور گھروں میں تقسیم کئے گئے۔ ایک پردیسی رومن کیتھولک کو جانے پر بلا کر اسلام کی باتیں سنائی گئیں۔ مسٹر ایڈورڈ مسجد دیکھنے آئے سلسلہ کے متعلق ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ تحفہ شہزادہ ویلز بطور تحفہ دیا گیا۔ اور قرآن مجید کے پارے انہوں نے خرید کئے۔ دوسرے روز ان کی طرف سے شکریہ کا خط آیا۔ ایک روز شیخ احمد اللہ صاحب اور مولوی صاحب ساؤتھ سی شہر گئے۔ وہاں بعض لوگوں کو اشتہارات اور بعض کو ٹریکٹ کے ذریعہ تبلیغ کی۔ باقی ایام میں تربیت جماعت کے متعلق کوشش ہوتی رہی۔

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

ڈاکٹر نور احمد صاحب چک نمبر ۲۱ کی گرڈ کے امتحان میں کامیابی کے لئے محمد علی صاحب فتح پور کی بیوی کی صحت کے لئے۔ نواب چودھری محمد الدین صاحب کے صاحبزادہ چوہدری [illegible] کی سول سروس کے امتحان میں کامیابی کے لئے ملک شیر محمد صاحب پشاور کے لڑکے کی صحت کے لئے رحمت خان صاحب کنڈیاں کی مشکلات کے ازالہ کے لئے ماسٹر محمد عظیم صاحب پریم کوٹ کی لڑکی کی صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

# قرآن کریم میں حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اس قصہ میں مشکل مقام صرف اُس رات کا جھگڑا ہے۔ جہاں حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا ذکر آتا ہے۔ اور قرآن میں وُہ دو جگہ ہے۔ ایک تو سورۃ ہود میں وجاءہ قومہ یہرعون الیہ - ومن قبل کانوا یعملون السیئات - قال یا قوم ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللّٰہ ولا تخزون فی ضیفی - الیس منکم رجل رشید - قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید - اور دوسری جگہ سورۃ حجر میں قال ان ھؤلاء ضیفی فلا تفضحون واتقوا اللّٰہ ولا تخزون قالوا اولم ننھک عن العالمین - قال ھؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین -

لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ اور ان کے ساتھ ہی ترکِ وطن کر کے فلسطین میں آئے تھے۔ یہاں کچھ بستیاں اس مقام پر تھیں۔ جہاں آج کل بحر مردار یا Dead Sea واقع ہے ان میں سدوم ایک بستی تھی۔ جس کے لوگ خاص قسم کی بدکاری میں مبتلا تھے یعنی ان کے ہاں لواطت کا بہت زور تھا۔ وہاں حضرت لوط آباد ہو گئے۔ جب کچھ مدت وہاں رہتے گزری۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول مقرر کر کے تبلیغ اُس قوم کی ان کے سپرد کر دی۔ انہوں نے جب انہیں ان بد افعال سے منع کیا۔ تو ساری قوم دشمن ہو گئی۔ اول تو یہ وجہ تھی کہ وہ غیر ملک اور غیر قوم کے آدمی تھے۔ دوسرے یہ کہ ان کا جتھا نہ تھا۔ کیونکہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا تھا۔ تیسرے یہ کہ وُہ ہر وقت ان کو ناجائز افعال سے منع کرتے رہتے تھے۔ غرض تبلیغ کیا شروع ہوئی کہ روز جھگڑا رہنے لگا۔ پاس اور بھی گاؤں تھے حضرت لوطؑ وہاں کے لوگوں کو بھی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اور وُہ لوگ بھی ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ان باہر کے لوگوں کی آمد و رفت سدوم میں وہاں کے باشندوں کو پسند نہ تھی۔ بلکہ یہی ان کی سب سے بڑی وجہ شکایت لوطؑ کے خلاف رہا کرتی تھی۔ کہ باہر کے لوگوں کو یہ شخص ہماری بستی میں لاتا ہے۔ اور یہ ہم کو سخت ناگوار ہے۔ ایسا نہ کیا کرے ورنہ ہم اسے نکال دیں گے۔

غرض یہ جھگڑے چلتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اتمام حجت ہو چکی اور موعود عذاب کا وقت آگیا۔ اور کسی کے ایمان لانے کی امید نہ رہی۔ تو عذاب کے فرشتے متمثل ہو کر شام کے وقت بطور مہمانوں کے حضرت لوطؑ کے ہاں آئے۔ بستی کے لوگوں کو بھی رات کو پتہ لگ گیا۔ کہ لوطؑ کے ہاں آج پھر کچھ مہمان باہر سے آئے ہیں دن کے وقت تو نوواردوں کے آنے سے وُہ ناراض ہوتے ہی تھے۔ یہ رات کو آنا پھر شب بھر گاؤں میں ٹھہرنا بس غضب ہی ہو گیا۔ سارے چڑھ دوڑے۔ اور گھر کے آگے جمع ہو گئے۔ غل مچنے پر حضرت لوطؑ باہر تشریف لائے۔ دیکھا۔ تو فرمایا بھائیو! خدا سے ڈرو۔ یہ کیا مظاہرہ اور کیا بلوہ ہے۔ مہمانوں کے سامنے تو خدا کے لئے مجھے ذلیل نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کیا ہم تمہیں ہر روز منع نہیں کرتے تھے۔ کہ غیر علاقہ کے لوگوں کو یہاں نہ بلایا کرو۔ اب سیدھی طرح یا ان کو ابھی گھر سے نکال دو۔ اور خود بھی نکل جاؤ۔ ورنہ ہم دوسری طرح تمہاری خبر لیں گے۔ کیا تمہاری صلاح ہے۔ کہ یہاں کوئی چوری یا ڈاکہ زنی کی واردات ہو جائے۔ غرض جب بہت غل غپاڑہ ہُوا۔ اور مہمانوں کے سامنے بے عزتی کا خوف بھی۔ تو ان روز روز کے لڑائی جھگڑوں اور فسادوں سے بچنے کی ایک ترکیب حضرت لوطؑ کو سوجھی۔ وہ یہ کہ میں تو غریب الوطن آدمی ہوں۔ میرا ان پر کوئی اثر نہیں۔ ایک شرط پر ان سے صلح کر لیتا ہوں۔ تاکہ امن ہو جائے۔ وہ یہ کہ میں اپنی دونوں ناکتخدا لڑکیوں کی شادی اس غیر قوم کے لڑکوں سے کر دوں۔ تاکہ حق قرابت قائم ہو جائے۔ اور ان کو مجھ پر بسبب ان رشتوں کے اعتماد پیدا ہو جائے۔ اور اجنبیت جاتی رہے۔ کیونکہ ایسے رشتے قومی جھگڑوں اور برادری کے فسادوں کے دُور کرنے میں بہت کارگر ہوتے ہیں (ایسا ہی مغلوں اور راجپوتوں نے بھی کیا) اور ساتھ ہی غیریت کم ہو جانے کی وجہ سے یہ لوگ غالباً میری نصیحتوں کو بھی سُن لیا کریں گے۔ اور ان پر عمل کریں گے۔

غرض حضرت لوطؑ نے اپنی طرف سے اس سلسلہ فساد کے دُور کرنے کی یہ تجویز پیش کی۔ کہ خدا کے لئے ان جھگڑوں اور ذلیل کارروائیوں اور عداوتوں کو چھوڑ دو۔ میں تو صلح کا خواہاں اور تمہارا سچا خیرخواہ ہوں۔ اگر مجھے غیر سمجھ کر یہ حرکتیں کرتے ہو۔ تو بہتر ہو گا۔ کہ صلح کی خاطر ہماری تمہاری آپس میں رشتہ داری ہو جائے۔ دیکھو۔ اس وقت میری دو بیٹیاں جوان موجود ہیں۔ سارا گاؤں جانتا ہے۔ کہ ان سے زیادہ نیک اور پاک لڑکیاں تمہیں اور کہیں نہیں مل سکتیں ان دونوں کی شادی میں تمہارے ہی دو لڑکوں سے کر دیتا ہوں۔ جن سے بھی تم منظور کرو۔ بشرطیکہ تم امن سے رہو۔ اور خواہ مخواہ روز روز کے فتنے نہ پیدا کیا کرو۔ مگر وُہ بھلا کہاں سنتے تھے۔ وُہ تو خود لوطؑ کی طرف سے ہی بھرے بیٹھے تھے۔ اور دو ٹوک فیصلہ کرنے آئے تھے۔ کہنے لگے بس جی! یہاں تو بیرونی لوگوں کے آنے اور ٹھہرنے کا جھگڑا ہے۔ تمہاری بیٹیوں کا کوئی ذکر اور تعلق نہیں۔ نہ ہمیں ان سے کوئی سروکار (ما لنا فی بناتک من حق) بلکہ تم جانتے ہو۔ جس لئے ہم آئے ہیں۔ ہم تم سے تعلق بڑھانے اور صلح کرنے نہیں آئے۔ بلکہ اس سے آئے ہیں۔ کہ اب تم کو یہاں سے نکال کر چھوڑیں (اخرجوا آل لوط من قریتکم) آج آخری فیصلہ ہمارا تمہارا ہے۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ کہ تمہارے ہاں کچھ آدمی باہر کے اب بھی اندر چھپے بیٹھے ہیں:۔

غرض یہ سلسلہ جنبانی صلح کی ناکام رہی۔ اور لوط علیہ السلام گھر کے اندر آگئے۔ اور غالباً حضرت لوط علیہ السلام مع لواحقین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح گھر کے دوسرے دروازہ یا پچھواڑے سے دُشمنوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر اس بستی سے نکل گئے۔ اس پاک جماعت کے نکل جانے کے بعد وُہ پہاڑ جس پر سدوم واقعہ تھا۔ اور جو ایک آتش فشاں پہاڑ تھا۔ پھُوٹ پڑا۔ اور اس بستی پر آگ اور پتھروں کا مینہ جیسا کہ ایسی آتش فشانی یا Volcanic Eruptions کے وقت ہُوا کرتا ہے۔ برسا۔ ساتھ ہی زمین بھی شق ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ ایک جھیل وہاں بن گئی۔ جسے آج کل جھیل مُردار کہتے ہیں:۔

یہ کل واقعہ ہے۔ اب بتاؤ کہ سوائے بھلی بات کے اس میں کوئی بُری بات بھی ہے جو لوط علیہ السلام کی طرف منسوب کی جا سکے اس چند باتوں کا واضح کرنا ضروری ہے اول یہ کہ قرآن کی عبارت سے کہیں نہیں معلوم ہوتا کہ فرشتے لڑکوں کی شکل میں متمثل ہو کر آئے تھے۔ وہاں تو مہمان لکھا ہے۔ کہیں لڑکے ہونے کا اشارہ تک نہیں بلکہ تورات میں بھی نہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ لڑکوں کو دیکھ کر وُہ لوگ جمع ہو کر آگئے تھے۔ غلط ہے۔ عذاب کے فرشتے تو سخت ہیبتناک اور غضب والی ڈراؤنی شکلوں والے ہوں گے۔ جیسا کہ غلاظ شداد ہوتے ہیں۔ خونخوار آنکھوں اور بڑی بڑی ڈاڑھیوں والے نہ کہ امرد۔ پھر لواطت کا کیا موقعہ تھا: ان کو لڑکا سمجھنا ساری غلطیوں کی جڑ ہے۔ دوسرے یہ کہ خود قرآن کہتا ہے۔ کہ وُہ اس وقت بدفعلی کے ارادہ سے نہیں آئے تھے۔ بیشک یہ ہر جگہ لکھا ہے۔ کہ اس قوم میں یہ بُری عادت رائج تھی۔ مگر کیا یہ عادت آج کل ہندوستان کے بعض شہروں کے لوگوں میں خاص طور پر رائج نہیں ہے؟ مگر پھر بھی ایسے لوگ جتھے باندھ کر اس کام کے لئے ڈھنڈورہ پیٹتے ہوئے لوگوں کے دروازوں پر جمع نہیں ہو جایا کرتے۔

لوط کے دروازہ پر وہ لوگ آکر خود کہتے ہیں۔ کہ تو کیوں غیر لوگوں کو اس بستی میں لایا۔ (اولم ننھک عن العالمین) اگر دوسرا مقصد ہوتا۔ تو کہتے کہ آپ نے تو آج بہت اچھا کام کیا۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر اسی طرح روزانہ آپ لوگوں کو ہمارے لئے گھیر کر لایا کریں گے۔ معلوم ہوا کہ اس وقت صرف غیر علاقہ کے لوگوں کے بستی میں آنے اور ٹھہرنے کا جھگڑا تھا۔ کہ بدفعلی کا۔ کلام الٰہی یہاں صاف کہتا ہے۔ کہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات۔ وہ لوگ بیشک پہلے بدکاری کیا کرتے تھے۔ مگر اس وقت اس کام کے لئے نہیں آئے تھے۔ اس وقت تو وہ دوسری طرح پروٹسٹ کرنے آئے تھے۔ اور ان کا سارا جھگڑا اولم ننھک عن العلمین کا تھا نہ کچھ اور۔ من قبل کے الفاظ نے سارا مطلب صاف کر دیا ہے۔

تیسرے یہ کہ رشتہ کی تحریک اس لئے کرنا کہ شہر والوں سے نسبتی تعلق قائم ہو کر فساد دور ہوں۔ اور انسان وہاں کا متوطن اور Naturalised Citizen سمجھا جائے۔ کوئی معیوب بات نہیں۔ ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم سے مراد یہی پاک تعلق نکاح اور رشتہ داری کا ہے۔ جو انہوں نے صلح کے لئے پیش کیا۔ مگر بستی والوں نے یہ کہہ کر رد کر دیا۔ کہ یہ وقت لڑکیوں کے رشتہ کی گفتگو کا نہیں ہے۔ پہلے فیصلہ ہوگا اس بات کا کہ ہم جو روز روز منع کرتے رہتے ہیں۔ اور تم منع کرنے پر بھی غیر لوگوں کو گاؤں کے اندر لے آتے ہو۔ اس کا جواب۔ ہم تو آج تمہارا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔ نہ کہ تم سے صلح کرنے۔

چوتھے ھؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر تمہیں ان روز روز کے جھگڑوں کا کوئی مستقل فیصلہ کرنا منظور ہے۔ تو میں تمہارے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ ان فسادوں کی تہ میں ایک بڑی بات یہ بھی ہے۔ کہ میں باہر سے آکر یہاں مقیم آباد ہوا ہوں۔ ایک غریب الوطن ہوں تمہارا ہم قوم نہیں ہوں۔ اس لئے آسان علاج یہ ہے۔ کہ اگر ہم آپس میں رشتہ داری کرلیں۔ اور ایک برادری بن جائیں۔ تو بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ ان کنتم فاعلین یعنی اگر تم نے کچھ فیصلہ کرنا ہے۔ یا کوئی کام کی بات کرنی ہے تو پھر بہتر صورت یہی ہے۔ کہ مجھ سے رشتہ داری کر لو۔ اس سے یہ مراد لینا کہ غیروں سے لواطت نہ کرو بلکہ میری لڑکیوں سے زنا کر لو یہ نعوذ باللہ کسی اوندھی کھوپری والے ہی کا قول ہو سکتا ہے اور یہ خوب عزت ہے انبیاء کی اور خوب عزت ہے قرآن مجید کی

# جھوٹ کی ہر شق کو اسلام نے ناجائز قرار دیا ہے

اسلام نے جھوٹ سے بچنے کی جسقدر تاکید کی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ کہ جھوٹ کی باریک در باریک شقوں سے بھی سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی مثالوں سے ظاہر ہے:۔

عام طور پر جھوٹے بچوں کو بہلانے کے لئے کوئی بات خلاف واقعہ کہہ دی جاتی ہے حالانکہ اسلام کے نزدیک یہ منع ہے چنانچہ عبداللہ بن عامر سے روایت ہے۔ کہ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف فرما تھے۔ کہ میری والدہ نے مجھ سے کہا بیٹے آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کیا حقیقتاً عبداللہ کو کچھ دو گی۔ یا صرف بہلانے کے لئے تم نے یہ کلمہ کہا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ میں اسے کھجور دوں گی۔ آپ نے فرمایا اما انک لو لم تعطہ شیئاً کتبت علیک کذبۃ۔ اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نامۂ اعمال میں جھوٹ لکھا جاتا۔ (ابوداؤد باب التشدید فی الکذب)

جھوٹ کی ایک اور قسم جھوٹی گواہی دینا ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ بھی ممنوع ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ سے فرمایا

الا انبئکم باکبر الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وشھادۃ الزور (مسلم کتاب الایمان باب الکبائر) کہ کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہ نہ بتلاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا

بعض دفعہ انسان کوئی بات اس لئے بھی جھوٹ موٹ کہہ دیتا ہے کہ لوگ اسے سنکر ہنس پڑیں۔ اسلام نے اس کی بھی ممانعت کی۔ اور فرمایا ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ (مشکوٰۃ و ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۵ ابواب الزھد) کہ وہ شخص جو اس لئے جھوٹ بول دیتا ہے۔ کہ لوگ ہنسیں اس پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے:۔

جھوٹ کی ایک قسم یہ ہے۔ کہ جھوٹا خواب کسی کے سامنے بیان کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی ممانعت کی۔ اور فرمایا۔ من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل (بخاری باب الکذب فی الحلم من ابواب التعبیر) کہ جو شخص جھوٹی خواب بنائیگا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اسے بطور سزا دو جَو دے گا۔ اور کہیگا جس طرح تم دنیا میں جھوٹ سچ کے ساتھ جوڑتے تھے۔ اب ان دو جَو کو جوڑ کر دکھاؤ۔ لیکن وہ شخص کبھی دو جَو کو جوڑ نہ سکے گا۔ اور اس طرح سے سزا ملتی رہے گی۔

جھوٹ کی ایک قسم یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث بنا کر منسوب کر دی جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ کہ جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔ وہ اپنے مقام کو جہنم سمجھے۔ ایک دوسری جگہ فرمایا من حدث عنی حدیثاً وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین کہ جو شخص میری طرف منسوب کرکے کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کے متعلق وہ یہ جانتا ہو۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ تو ایسا شخص مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ (ترمذی جلد ۲ ابواب العلم)

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان کے دل میں ایک چیز کی خواہش ہوتی ہے۔ مگر رسماً یا عادتاً کہہ دیتا ہے۔ کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں مثلاً بھوک لگی ہے۔ اور جی چاہتا ہے۔ کہ روٹی ملے۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ آؤ روٹی کھالو۔ تو کہہ دیتا ہے کہ مجھے بھوک نہیں۔ یہ بھی ویسا ہی جھوٹ ہے جیسے کوئی اور جھوٹ۔ چنانچہ مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ دودھ کا ایک پیالہ بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اس میں سے کچھ پیا۔ اور باقی حضرت عائشہ کو دے دیا۔ اور فرمایا تم پی کے باقی دودھ اپنی سہیلیوں کو دے دو۔ وہ عورتیں کہنے لگیں یا رسول اللہ ہمیں اس کی خواہش نہیں۔ معلوم ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس وقت کشفی رنگ میں ان کے دل کی حقیقت کھل گئی۔ کیونکہ آپ نے فرمایا۔ تم سب کو دودھ کی خواہش ہے اور پھر تم نے انکار کیا۔ یاد رکھو یہ بھی جھوٹ ہی ہے۔ (احیاء العلوم باب الحذر من الکذب بالمعاریض)

مقدمات میں جھوٹ بولنے کی بھی اسلام نے ممانعت کی۔ اور فرمایا۔ کہ اگر کوئی جھوٹ بول کر کسی دوسرے کا حق غصب کر لیتا ہے

تو وہ دوزخ کے انگارہ پر ہاتھ ڈالتا ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔

اے لوگو تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو۔ اور میں چونکہ انسان ہی ہوں اس لئے بالکل ممکن ہے کہ کسی فریق کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر میں اسے دوسرے کا حق دلادوں۔ سو یاد رکھو میرے اس فیصلہ سے تمہارے لئے یہ جائز نہیں ہو سکتا کہ تم اپنے بھائی کے حق پر قبضہ جما لو بلکہ تمہارا فرض ہے کہ جو تمہارا حق ہے وہ اپنے پاس رکھو اور جو دوسرے کا حق ہے وہ اسے دیدو اگر کوئی ایسا نہیں کریگا تو سمجھ لے کہ فانما اقطع لہٗ قطعۃ من النار۔ وہ آگ کا ٹکڑہ ہے جو اس کے لئے قطع کیا گیا ہے۔

(ترمذی جلد اول ابواب الاحکام)

تجارت میں جھوٹ اور دھوکا بازی اختیار کرنے کی بھی اسلام نے ممانعت کی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک غلہ کے ڈھیر پر سے گذرے تو آپ نے اتفاقاً اپنا ہاتھ اس غلہ کے ڈھیر میں داخل کر دیا۔ اور آپ کی انگلیوں نے تری محسوس کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مالک غلہ سے پوچھا۔ کہ یہ تری کہاں سے آگئی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے خود اسے تر نہیں کیا۔ بلکہ مینہ کی وجہ سے یہ غلہ تر ہو گیا ہے آپ نے فرمایا پھر تجھے چاہئے تھا کہ تو تر حصہ کو اوپر کر دیتا۔ تا کہ لوگ اسے دیکھ سکتے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جو شخص دوسرے کو فریب دیتا ہے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(ترمذی جلد اول ابواب البیوع)

جھوٹا اتہام لگانا بھی اسلام نے ممنوع قرار دیا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی رات جب چند لوگوں سے بیعت لی تو فرمایا:۔

بایعونی علیٰ ان لا تشرکوا باللہ شیئاً ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببھتان تفترونہٗ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف

(بخاری)

کہ تم اس شرط پر بیعت کرو۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہیں دو گے چوری نہیں کرو گے۔ زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے۔ کسی پر جھوٹا بہتان نہیں باندھو گے۔ اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔

جھوٹ کی ایک قسم یہ بھی ہے۔ کہ بلاوجہ بڑے آدمیوں کی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔ خواہ وہ کس قدر بیجا بات کریں۔ اسلام نے اس سے بھی رد کا چنانچہ کعب بن عجرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ تو ہم نو آدمی دو حصوں میں منقسم ہو کر بیٹھے تھے۔ پانچ ایک طرف اور چار ایک طرف۔ ایک گروہ عجمی تھا اور دوسرا عربی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھ کر فرمایا۔

سیکون بعدی امراء فمن دخل علیھم فصدقھم بکذبھم و اعانھم علیٰ ظلمھم فلیس منی ولست منہ ولیس بوارد علی الحوض ومن لم یدخل علیھم ولم یعنھم علیٰ ظلمھم ولم یصدقھم بکذبھم فھو منی و انا منہ وھو وارد علی الحوض

(ترمذی جلد ۲ ابواب الفتن)

کہ میرے بعد بعض امراء ہوں گے سو جو کوئی ان کے پاس جائے گا ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا۔ اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کریگا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اور میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ حوض کوثر پر لایا جائیگا۔ مگر وہ جس نے ان کی ہمنشینی سے اجتناب کیا انکے ظلم میں ان کی اعانت نہ کی اور ان کے کذب بیان کی تصدیق نہ کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور وہ میرے حوض پر آنے والا ہے ؂

# جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد احمدیہ میں بعد از نماز مغرب ۱۸ رمئی ۱۹۳۸ء زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مختلف تقاریر کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

جماعت احمدیہ لاہور اپنے سابق امیر جناب ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ مرحومہ محترمہ جماعت احمدیہ کی بزرگ ترین ہستیوں میں سے تھیں اور بوجہ اپنے اخلاص وجذبہ قربانی وہمدردی خلائق وزہد واتقا نیز قبولیت دعا ورؤیا صالحہ وکشوف کی صاحب تجربہ ہونے کی حیثیت سے جماعت احمدیہ میں ایک ممتاز درجہ رکھتی تھیں۔ ان کی رحلت بلاشبہ ایک جماعتی صدمہ ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ لاہور کے لئے آپ کی وفات خصوصیت سے باعث صدرنج وملال ہے۔ کیونکہ اس جماعت کو محترمہ مرحومہ کے مادرانہ فیض تربیت سے وافر حصہ پانے والے باقبال فرزند ارجمند یعنی جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کی رہنمائی سے متمتع ہوتے اور ان کی امارت کے زیر قیادت جماعتی کاموں میں ایک لمبے عرصہ کے لئے حصہ لینے کا موقع ملا۔ جماعت لاہور اس صدمہ میں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب وجناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء ودیگر اراکین خاندان چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں اپنے قلبی رنج وافسوس اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند روحانی مقامات عطا فرمائے۔ نیز آپ کے جملہ فرزندان واقربا واعزا واحباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار احمد جان



## ضرورت ملازمت

ایک احمدی دوست جو بچوں کو قرآن مجید اور اردو کی تعلیم دے سکتے ہیں امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔ بیکار ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کو کام پر لگا سکتے ہیں یا کسی انجمن کو امام الصلوٰۃ کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

# چندہ تحریک جدید سال چہارم یکمشت اور فوری ادا کرنے والے مخلصین

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے جن مخلصین نے تحریک جدید سال چہارم کا چندہ یکمشت اور فوری ادا کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ان کی فہرست دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اس میں اکثر حصہ ایسے احباب کا ہے جنہوں نے وعدوں کی میعاد سے بھی پیشتر رقم داخل کر دی اور وعدوں کی فہرست تیار کرنے والے ان کے پاس بعد میں پہنچے۔ یہی وہ احباب ہیں جن کی نسبت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"اصل مومن وہی ہیں جو اس بات کے محتاج نہیں کہ میں انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں بلکہ میرے کسی خطبہ یا تقریر یا یاد دہانی کے بغیر وہ ہر وقت قربانیوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی میں سستی یا غفلت سے کام نہیں لیتے"

جن دوستوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے فوری توجہ کریں اور حضور کے منشا مبارک کو جلد پورا کرنے کے لئے مقررہ وقت سے پہلے وعدہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں۔

"فائدہ صرف انہی قربانیوں کا ہوتا ہے جو خوشی اخلاص اور بشاشت سے کی جائیں۔ وہ قربانیاں جو بشاشت سے نہیں کی جائیں ان کا ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یوں قربانیاں کرنے کو منافق بھی کرتا ہے کبھی لوگوں کے دکھانے کے لئے کبھی دوسروں کے ضرر سے بچنے کے لئے اور کبھی خود فائدہ حاصل کرنے کے لئے۔ لیکن چونکہ اس کے دل میں اخلاص محبت اور بشاشت نہیں ہوتی اس لئے اس کی قربانی خواہ کتنی ہی اہم کیوں نہ ہو اللہ تعالےٰ کے حضور کوئی قیمت نہیں رکھتی"

خاکسار۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فہرست حسب ذیل ہے۔

منشی محمد عبد اللہ صاحب محمود آباد فارم ۵/-
بابو محمد وزیر خان صاحب مسجد مبارک ۵/-
بابو عبد الحمید صاحب ولد بابو غلام قادر صاحب امرتسر ۵/-
خواجہ ظہور شاہ صاحب " ۵/-
عبد الرحیم صاحب ورق ساز امرتسر ۵/-
عبد الرحیم صاحب باورچی لنگر خانہ ۵/-
منشی عنایت علی خانصاحب پنشنر نابھہ ۲۰/-
مولوی محمد احمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید ۱۱/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب پسرور ۵/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر سیالکوٹی قادیان ۳۰/-
میاں محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹ ہوس ۱۵/-
ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب آگرہ ۳۸/-
مرزا محمد اشرف صاحب مسجد مبارک ۵/-
مولوی محمد جی صاحب مدرسہ احمدیہ ۵/-
فخر الدین صاحب بنگاڈی ۲۵/-
میاں مولا بخش صاحب دکاندار مسجد مبارک ۵/-
سید محمود احمد شاہ صاحب رہتک ۲۰/-
حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی قادیان ۵/-

پیر منظور محمد صاحب مسجد مبارک ۲۶/-
استانی زینب خانم صاحبہ گرلز سکول ۵/-
منیر الدین احمد صاحب چک ب ۱۰ ۱۰/-
حمید الدین احمد صاحب " ۵/-
عائشہ صاحبہ اہلیہ حاکم دین صاحب ۵/-
فاطمہ " ۵/-
اختر حسین خان صاحب ۵/-
غلام محمد صاحب ناصر آباد ۵/-
فتح علی صاحب " ۵/-
مخدوم بشیر احمد صاحب بھیرہ ۱۰/-
مولوی محمد الدین صاحب پٹیالہ ۵۰/-
شیخ عبد القیوم خان صاحب ۵/-
محمد افضل خان صاحب ۵۰/-
سردار بیگم اہلیہ " ۱۰/-
اقبال ریحانہ دختر " ۱۰/-
اللہ دتہ خان صاحب رام نگر۔ گوجرانوالہ ۵/-
عطاء اللہ خان صاحب معہ والدہ صاحبہ معہ اہلیہ صاحبہ قادیان صدر ۲۰/-
محمود احمد صاحب ناصر نابالغ ۱۵/-
حکیم مولوی قطب الدین صاحب قادیان ۵/-

ڈاکٹر میر احمد خان صاحب قادیان ۱۰/-
شیخ عبد الغنی صاحب پشاور ۵۰/-
قاضی عبد الخالق صاحب " ۱۰/-
چودھری علی اکبر صاحب جہلم ۶۳/-
مولوی عبد الرحیم صاحب جمشید پور ۵/-
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ عارف والہ ۱۰/-
چودھری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر عارف والہ ۲۰/-
مددعلی شاہ صاحب دھلی ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ مددعلی شاہ صاحب دہلی ۵/-
منشی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۶/-
حکیم محمد زاہد صاحب شورکوٹ ۶/-
رشید احمد صاحب احمد پور شرقیہ ۵/-
بشارت الرحمن صاحب ۵/-
قریشی محمد عبد اللہ صاحب

فاضلکا ۵/-
شیخ محمد شریف صاحب فاضلکا ۵/-
دیوان علی صاحب سرلسٹے عالمگیر ۵/-
استانی زینب بی بی صاحبہ کیمبل پور ۳۰/-
میاں عزیز محمد صاحب " ۵/-
ملک فضل حسین صاحب " ۳۰/-
اہلیہ صاحبہ " ۵/-
بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالبرکات ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ " ۵/-
ابو الخیر محمد سعید صاحب بھاگل پور ۵۰/-
مسعود احمد صاحب دہلی ۵/-
مختار بیگم صاحبہ وزیر آباد ۵/-
سید واجد علی شاہ صاحب سرلسٹے نورنگ ۵/-
چوہدری فتح الدین صاحب سمرالہ ۵/-
" عبد الرحمٰن صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۰۰/-
چوہدری محمد صادق صاحب راولپنڈی ۵/-
محمد حنیف صاحب رتوچک ۵/-
چوہدری غلام احمد صاحب چک ۸۹ ۶/-
محمد حسن صاحب برنالہ نقل نویس " ۵/-
مسعود احمد صاحب شاہد بی اے سیالکوٹ ۵/-
شیخ سلطان احمد صاحب منٹگمری ۱۰/-
" محمد عبد اللہ صاحب دینا نگر ۲۰/-
چوہدری مولا داد صاحب پنشنر سادھوچہم ۵/-
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن ۱۰۰/-
سردار سلطان بیگم زوجہ عبد اللطیف صاحب ۵/-

| نام | رقم |
| --- | --- |
| اہلیہ صاحبہ چوہدری سردار احمد صاحب شملہ | ۱۵/۰ |
| ڈاکٹر محمد شفیع صاحب جتوئی | ۳۵/۰ |
| بابو محمد حنیف صاحب لاہور چھاؤنی | ۵/۰ |
| اللہ دتا صاحب شتر سوار ملتان | ۶/۰ |
| مولوی نور محمد صاحب " | ۵/۰ |
| ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب پشاور | ۳۱/۰ |
| اہلیہ صاحبہ " " " | ۶/۰ |
| پھوپھی صاحبہ " " " | ۵/۰ |
| سید محمد شفیع صاحب کوٹری سندھ | ۵/۰ |
| مولوی محمد حسین صاحب کوئٹہ | ۱۰۱/۰ |
| " اہلیہ صاحبہ " " | ۱۶/۰ |
| محمد افضل صاحب کوئلہ گودام رنگون | ۱۰۵/۰ |
| بابو محمد اقبال صاحب لدھیانہ | ۵/۰ |
| اہلیہ مولوی برکت علی صاحب لائق " | ۵/۰ |
| حکیم سردار خان صاحب سار چور | ۵/۰ |
| ملک افضل خالق خان صاحب امرتسر | ۳۰/۰ |
| شیخ عبدالرؤف صاحب گڑھی شاہو | ۵/۰ |
| مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان | ۱۰/۰ |
| چوہدری علی محمد صاحب منشی نہر ملیانی کوٹ موضع سرگودھا | ۲۵/- |
| بابو نذیر خان صاحب جنرل سروس کمپنی قادیان | ۶/۰ |
| حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپور | ۲۰/۰ |
| غلام محمود صاحب حیدر آباد دکن | ۱۵/۰ |
| سید محمد رحمت اللہ صاحب " | ۱۰/۰ |
| اہلیہ صاحبہ " " | ۵/۰ |
| چوہدری فتح محمد صاحب چک ۸۰ | ۳۰/۰ |
| غلام حسن خان صاحب کریام | ۷/۰ |
| رمضان بی بی اہلیہ صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷ الف | ۵/۰ |
| بابو تاج الدین صاحب پاکپٹن | ۲۵/۰ |
| ملک فتح محمد صاحب کرسی نشین دوالمیال | ۱۵/۰ |
| عنایت اللہ خان صاحب چک شمالی | ۶/۰ |
| اہلیہ صاحبہ مرزا سعید الرحمٰن صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور | ۵/۰ |
| محمد مستقیم صاحب پاندھی سندھ | ۵/۰ |
| مولوی محمد مبارک صاحب ساندھن | ۵/۰ |
| نصیر الدین فیروز الدین صاحبان ٹکنڈ پور جالندھر | ۵/۰ |
| نور احمد صاحب کلرک جامعہ قادیان | ۵/۰ |
| امۃ الحی صاحبہ اہلیہ " | ۵/۰ |
| سردار عبدالرحمٰن صاحب نومسلم بی اے قادیان | ۱۰/ |
| حکیم فتح الدین صاحب صریح | ۱۰/۰ |
| چوہدری عبدالکریم ولد بابا نظام الدین قادیان | ۵/۰ |
| مستری فضل حق و عبدالغنی صاحب دارالبرکات | ۵/۰ |
| میاں اللہ دتا صاحب پنشنر " | ۵/۰ |
| بابو عبدالواحد خان صاحب کلو کانگڑہ | ۲۰/۰ |
| محمد ملک خان صاحب دیوانی وال | ۱۰/۰ |
| ناصر احمد صاحب گورنمنٹ کالج لائلپور | ۵/۰ |
| اسد اللہ خان صاحب کانپور | ۵/۰ |
| ماسٹر محمد اسماعیل خان صاحب لاہور | ۲۵/۰ |
| برکت بی بی اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب ٹانڈہ | ۵/۰ |
| محمد فیاض الدین احمد صاحب معہ اہلیہ سلطان پور اعظم گڑھ | ۱۰/۰ |
| محمد طیب اللہ صاحب بھرت پور مرشد آباد | ۵/۰ |
| ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب موسیٰ خیل کوئٹہ | ۳۰/۰ |

(باقی دارد)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**شملہ** ۲۴ مئی۔ سر شادی لال چونکہ عنقریب ریٹائر ہو کر ہندوستان آرہے ہیں اس لئے پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے ممبران کی جگہ کون ہوگا یہ ایک سوال ہے جس پر گورنمنٹ آف انڈیا اور برطانی گورنمنٹ کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے وائسرائے کے سامنے چار اصحاب کے نام ہیں۔ جن میں سے ایک کے نام کی سفارش کی جائے گی۔ (۱) آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب (۲) سر عبد ... کرچی (۳) سر ہری سنگھ گور (۴) سر نعمت اللہ آف الہ آباد ہائی کورٹ

**لاہور** ۲۲ مئی۔ امرت سر کے ضمنی انتخاب میں شیخ محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔ احراری اور کانگرسی امیدواروں کے مقابلہ میں ۵۸۷ ووٹ لے کر کامیاب ہو گئے۔

**پونہ** ۲۲ مئی۔ بنگھار و ڈاشو گردوکس [illegible] مستقل رہائش میں خطرناک وبا کے ۱۹ اشخاص [illegible]

**شملہ** ۲۲ مئی۔ ریاست ... اور سرکار کے درمیان جو جھگڑا چل رہا ہے اسے ختم کرنے کے لئے معلوم ہوا ہے گورنمنٹ آف انڈیا اپنی طرف سے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

**الہ آباد** ۲۶ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۲۷ مئی کو بعزم یورپ روانہ ہو جائیں گے۔

**حیدرآباد دکن** ۲۳ مئی۔ اعلیٰحضرت حضور نظام دکن نے بعض احکام جاری کئے ہیں جن کے مطابق ان اشخاص کے لواحقین کو جو گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات میں ہلاک ہوئے یا شدید مجروح ہوئے۔ دس ہزار روپے کی رقم امداد کے لئے دی جائے گی۔

**پٹنہ** ۲۳ مئی۔ آج بہار کونسل کے اجلاس میں ایک ممبر نے دریافت کیا کہ آیا گورنمنٹ نے اس سوال پر غور کیا ہے کہ ممنوعہ ادویہ الکحل نوشی میں

لفظ "تم" کی بجائے زیادہ شائستہ لفظ "آپ" استعمال کیا جائے۔ مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم نے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ لوکل باڈیوں کو یہ ہدایت دے رہی ہے کہ وہ جو نوٹس جاری کریں اس میں لفظ "تم" استعمال نہ کریں بلکہ آپ استعمال کریں

**بمبئی** ۲۴ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے کہ میں نے ایگزیکٹو کمیٹی کے جو ممبر مقرر کئے ہیں ان میں اضافہ کرنے کے لئے میرے سامنے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ مگر قواعد کی رو سے ایسا کرنا میرے اختیار سے باہر ہے۔ کیونکہ ممبروں کی تعداد ۲۱ مقرر ہے۔

**ڈیرہ دون** ۲۴ مئی۔ کل ۲ بج کر ۵۸ منٹ دوپہر ڈیرہ دون میں آلہ مقیاس الحرارت کے ذریعہ اندازہ لگایا گیا کہ ۷۰ میل کے فاصلہ پر ایک بھاری بھونچال آیا ہے۔ کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ علی پور میں بھی اسی وقت ۲۲۷۰ میل کے فاصلہ پر ایک بھاری زلزلہ کے آثار پائے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ زلزلہ وسطی جاپان کے نواحی علاقہ میں آیا ہوگا۔

**بمبئی** کے ایک ڈاکٹر نے کافی تجربات کے بعد یہ معلوم کیا ہے۔ کہ گرمیوں کے موسم میں عورتوں کو گرمی اس قدر پریشان نہیں کرتی۔ جس قدر کہ مردوں کو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی کھال مردوں کی کھال سے نصف ڈگری ٹھنڈی ہوتی ہے۔

**لاہور** ۲۴ مئی۔ چند روز ہوئے مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کے ... میں سول نافرمانی ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا آج مجلس اتحاد ملت نے بھی کر دیا ہے۔ اس سول نافرمانی میں ۱۲۰۰ کے قریب والنٹیر گرفتار ہوئے اور ... کے قریب والنٹیروں نے معافی مانگ لی۔

**دہلی** ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کے جی سعید الدین پرنسپل مسلم یونیورسٹی ٹریننگ کالج کو ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ تعلیم کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کی خدمات کو پہلی مرتبہ دو برس کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔

**پٹنہ** ۲۴ مئی۔ بہار کونسل میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ چونکہ قیدیوں نے گاندھی جی کی اپیل پر تشدد کے فلسفے میں یقین چھوڑ دیا تھا اور گورنمنٹ اس یقین پر مطمئن ہو گئی تھی۔ اس لئے قیدیوں کو جیل میں بند رکھنا غیر ضروری سمجھا گیا۔

**لاہور** ۲۳ مئی۔ لاہور ہائی کورٹ میں مشہور سکھ اکالی لیڈر سردار بہادر مہتاب سنگھ ایڈووکیٹ ایک مقدمہ قتل میں سوا بارہ بجے ملزم کی طرف سے بحث کر رہے تھے کہ گر پڑے۔ اور چند منٹ کے اندر اندر وہیں جگہ فوت ہو گئے۔

**وائنا** ۲۴ مئی۔ دریائے مور میں سیلاب آنے سے کنارہ کے دیہات تباہ ہو گئے۔ پانچ ہزار اشخاص بے خانماں ہیں۔ اموات کی صحیح تعداد ہنوز معلوم نہیں ہو سکی۔

**لنڈن** ۲۴ مئی۔ چیکوسلاویکیہ کے حالات نے یورپ کی تمام توجہ کو اپنے اندر جذب کر رکھا ہے۔ برلن کے غیر ملکی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ چیکوسلاویکیہ میں صورت حالات خطرناک ہے اور کسی معمولی سے واقعہ کی بنا پر جنگ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ حکومت جرمنی اس تصفیہ کو مصالحانہ طور پر فیصل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ہٹلر نے کئی بار اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی اہم واقعہ ہوا تو مجھے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

**ٹوکیو** ۲۴ مئی۔ میدان جنگ سے تازہ موصول ... مظہر ہیں کہ سوچاؤ کے جنوب اور مغرب میں جو گھمسان کی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں ہزار چینی سپاہی اسیر کر لئے گئے۔ جاپانی فوج دریائے زرد کو عبور کر گئی۔ اور چاؤ تا ننگ پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر لنگھائی ریلوے لائن پر واقع ہے۔ چاؤ تا ننگ کی تسخیر کے باعث اس ایک لاکھ چینی فوج پر پسپائی کی راہ مسدود ہو گئی جو اس وقت کیفنگ میں ہے۔ چینیوں کا دعویٰ ہے کہ لنگھائی ریلوے پر جاپانی فوج کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ اور ایک جوابی حملہ میں چینیوں نے لیونگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو لونشنگ کے مشرق میں واقع ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سوچاؤ سے چینی فوج کا بڑا حصہ لنگھائی ریلوے لائن کے منقطع ہونے سے پہلے واپس آ گیا تھا۔

**لکھنؤ** ۲۴ مئی۔ آج بعد دوپہر محلہ فتح گنج میں چند ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان خفیف سا تصادم ہو گیا۔ جس میں چار آدمی زخمی ہوئے۔ دونوں فریقین نے آزادانہ طور پر لاٹھیوں کا استعمال کیا۔ یونائیٹڈ پریس کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ ایک مخمور مسلمان نے ایک ہندو دکاندار سے شراب کے لئے پیسے مانگے۔ دکاندار نے انکار کیا۔ اس پر مسلمان اپنے چند حمایتیوں کو لے آیا دریں اثنا دکاندار کے حمایتی بھی جمع ہو گئے تھے۔ اور ان دونوں گروہوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ دو زخمیوں کو ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔

**گجرات** ۲۴ مئی۔ مسٹر اے۔ پی موں۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر گجرات کو تبادلہ کے احکام موصول ہو گئے ہیں آپ کو ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب کے پرائیویٹ سیکرٹری کا عہدہ تفویض کیا جائے گا۔ آپ گجرات کی ڈپٹی کمشنری کا چارج خواجہ عبد الرحیم صاحب آئی۔ سی۔ ایس کے سپرد کر رہے ہیں۔ جو سررشتہ اصلاح دیہات میں متعین ہیں۔

**لاہور** ۲۴ مئی۔ مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں سول نافرمانی ملتوی کرنے کے بعد مقامی مجلس اتحاد ملت کی طرف سے پنجاب اور یوپی کی مجالس اتحاد ملت کو خطوط اور تار ارسال کئے گئے ہیں کہ اب جتھے بھیجنے [illegible]

عبدالرحمن [illegible] پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر- غلام نبی